السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کو غسل کرانے والے کو غسل کرنا چاہیے یا نہیں ؟ کیونکہ درج ذیل دو احادیث میں تضاد ہے :

قال رسول اللہ ﷺ من غسل میتا فلیغتسل

''جو میت کو غسل دے وہ خود غسل کرے ۔'' (رواه الترمذي، وصححه ابن حزم نيل الأوطار : 907/1)

قال رسول اللہ ﷺ لیس علیکم فی غسل میتکم غسل إذا غسلتموہ فإنہ میتکم لیس بنجس فحسبکم أن تغلسوا أیدیکم

''میت کو غسل دینے میں تم پر غسل نہیں ہے جب تم اسے غسل دو، پس بے شک وہ تمہاری میت ہے نجس نہیں ہے، پس تمہیں یہی کافی ہے تم ہاتھوں کو دھولو۔'' [صحیح الجامع الصغیر للألبانی : ۲ ۹۵۲]

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کی درج کردہ دونوں حدیثوں میں کوئی تضاد نہیں ۔ دوسری حدیث «لیس علیکم ...الخ» قرینہ و دلیل ہے کہ پہلی حدیث میں « فلیغتسل » امر ندب ہے امرِ وجوب نہیں ۔

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02

محدث فتویٰ